چارہ سازی

خدائے واحد و قہار کے بندو! مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّتیو! اُمّتِ مسلمہ نے وہ وقت بھی دیکھا ہے جب آسمان کی سربلندی اس کے ارادوں کے آگے شرماتی تھی- ایسے بلند قامت حوصلے کے حامل افراد جب ملّت کے چشم و گوش بنے ہوئے تھے- جب ہر فرد خواہ کیسا ہی ہو اپنا قومی و ملّی فریضہ انجام دے رہا تھا- قوم کے افراد غیور بھی تھے اور شجاع بھی- ان کے مقدر میں فتح بھی تھی فلاح بھی- اور وہ میدانِ عمل سے دور نہیں بھاگتے تھے بلکہ میدانِ عمل میں بھی ان کی کوئی مثال نہ تھی اور میدانِ جہاد میں بھی- مصطفیٰ کریم علیہ الصّلاۃُ والتسلیم کی سنتوں اور فرامین کے فروغ کو جنھوں نے اپنا نصبُ العین بنالیا ایسے افراد ہی کمالِ ایمان و حلاوتِ ایمان سے آشنا ہوتے ہیں- جن کی خلوَت و جلوَت پاکیزہ ہوتی ہے جو دن کے مجاہد و شب کے عابد ہوتے ہیں- اگر ہم اپنے اسلاف کی زندگیوں کا مطالعہ فرمائیں تو یہ محسوس کریں گے کہ ان کی زندگیاں باوقار بھی تھیں، پُرسکون بھی- ان کے دل میں ذوقِ علم بھی تھا شوقِ عمل بھی- دامنِ تر میں گرتے عشقِ رسول کے گُہر بھی- عقلِ سلیم بھی تھی فکر و نظر بھی- الفاظ شیریں بھی تھے پُراثر بھی- وہ مُبَلّغِ اِسلام شام و سحر بھی- اور وہ آشنائے رموزِ شمس و قمر بھی- ایسے اسلاف کے آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھو تو شرم آتی ہے- نہ قلب و جگر کی پاکیزگی ہے نہ صالحین سے وابستگی، نہ وہ میدانِ کار میں اترنے میں برجستگی- اس اُمّت میں اب وہ پہلا سا جذبہ تو کُجا اُس کا عکس بھی نظر نہیں آتا-

جب اتنی بات ذہن نشین کرلو تو آؤ دوستو! زندگیوں میں ایک حسین انقلاب لانے کا وقت ہے- مصطفی کریم علیہ الصّلاۃُ والتسلیم کے فرامینِ دل نشین کو دیوانہ وار اپنانے کا وقت ہے- کچھ کر دکھانے کا وقت ہے- مغرب کی تمام تر توانائیاں اس بات میں صَرف ہیں کہ اُمّتِ ختم الرُسُل کو جادہ حق سے ہٹایا جائے- بے راہ و گمراہ کردیا جائے- اور ان کا سب سے بڑا اسلحہ جو بروئے کار لاتے ہیں وہ ہے نوجوانوں کو

مال وزر وزن کے لالچ دے کر بہکانا- تاکہ وہ اپنے اسلاف سے اپنے رشتے کو منقطع کرلیں اور اسلام و پیغمبرِ اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کے باغی ہوجائیں، یوں اپنی ہی ہاتھوں اپنے قتل کے مرتکب ہوجائیں-وہ چاہتے کہ بس رہ جائے ایک نام کا مسلماں، جو ہو تارکِ قرآں، محرومِ فضلِ یزداں، خوفزدہ و ہراساں، بے چین و پریشاں، نادم و پشیماں- اور نہ اس میں ہو انسانیت نہ ہو وہ انساں- اور ایسا کرنے میں اہلِ کفر ہمہ تن کوشاں- اے اُمّتِ مسلمہ یاد کر اقبال کا یہ شعر عبرت نشاں۔

وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قُرآں ہو کر

کیا تمہیں یاد نہیں وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا کا تاج زریں تمہارے سر پر ہے؟ کیا تم يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کی تاکید کو بھول بیٹھے ہو؟ کیا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کا زبردست حکم تمہارے ضمیر کو نہیں جھنجھوڑتا؟ اپنے آپ کا محاسبہ کرو کہیں تم وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ کے مصداق تو نہیں بن گئے؟ ع

معمارِ حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز

اے حکم ربّی سے غافل ہوئے انسان! اے طلبگارِ جہان، اے ناعاقبت اندیش مسلمان! یاد کر اپنے رب کا یہ فرمانِ عالی شان: اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۞ "بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے" پھر بن جاؤ سچے مسلمان، عاشقِ سلطانِ دوجہان، طالبِ کرم و فضلِ رحمان، صحیح معنی میں کامیاب انسان اور ہو جاؤ مطلع عالم پہ ضوفشان، جمع کرو دائمی عشرت کے سامان، ہو جاؤ جادہ پیمان کہ ہل جائیں کفر کے سب شیش محل و مکان اور ہر سو بس یہی آواز مثل بانگ درا گونج رہی ہو کہ اٹھ چکے ہیں مسلمان۔

کسی یکجائی سے اب عہدِ غلامی کر لو

ملّتِ احمدِ مرسَل کو مقامی کر لو!

یکے از سگانِ تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان

فقیر فردین احمد خان رضوی

مدیر اعلیٰ: النجم اسلامک میڈیا